



سوال

(215) مال کا نمونہ دے کر ریٹ طے کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کوئی کہڑا بازار میں موجود نہیں ہم کسی کارخانے کو اس کا نمونہ دے جیتے ہیں۔ اور اس سے مال فراہم کرنے کی مدت طے کر لیتے ہیں۔ اور ریٹ بھی طے ہو جاتا ہے۔ اس مال کی فراہمی میں نقد ادائیگی پر ریٹ علیحدہ اور ادھار پر علیحدہ ہوتا ہے۔ اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شرعی اصطلاح میں اسے بیع سلم کہا جاتا ہے۔ اس میں رقم پیشگی ادا کی جاتی ہے۔ جبکہ مال بعد میں فراہم کرنا ہوتا ہے۔ اس میں بجاؤ وقت فراہمی جنس و صفت اور یہ پیمائش وغیرہ پہلے سے طے کرنا ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کہ جو شخص کسی چیز کے متعلق بیع سلم یا سلف کرتا ہے اسے چاہیے کہ متعلقہ چیز کی پیمائش یا وزن اور وقت ادائیگی طے کرے۔" (صحیح بخاری: سلم 2240)

اگر مدت مال مہیا نہ کیا جائے تو تاجروں کے عرف میں اسے جرمانہ تو کیا جاسکتا ہے لیکن ریٹ وغیرہ میں کمی کرنے کا دباؤ نہیں ڈالا جاسکتا۔ اس میں رقم پیشگی ہی ادا کرنی پڑتی ہے۔ بصورت دیگر طرفین سے ادھار سے ہوگا جو شرعاً درست نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 1 صفحہ: 241

